السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لیوٹن سے مقبول کاظمی لکھتے ہیں

تین سوالات ارسال خدمت کررہاہوں امید ہے آپ ان کے جوابات آئندہ شمارے میں شائع فرماکر مخلص کو ممنون ہونے کا موقع مرحمت فرمائیں گے۔

۔نماز قصر کے مسائل کیا ہیں؟ ۱

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفر کی حالت میں جو نماز چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھی جاتی ہے اسے نماز قصر کہا جاتا ہے۔ قصر کے چند ضروری مسائل درج ذیل ہیں

الف) بعض کے نزدیک قصر واجب ہے اور بعض نے اسے اختیار قرار دیا ہے یعنی جو چاہے پوری نماز پڑھ لے اور جو چاہے قصر کرلے۔ صحیح بات یہ ہے کہ سفر میں نماز قصر پڑھنا بہتر اور افضل ہے۔)

ہاں اگر کوئی کبھی پوری نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن اللہ نے رخصت کے طور پر ایک ہدیہ دیا ہے' اسے قبول کرنا بہر حال بہتر ہے۔ سورہ نساء کی یہ آیت قصر کا ثبوت ہے۔

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ... سورة النساء ١٠١

''اور جب تم سفر کے لئے زمین پر نکلو تو قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(اب ان الفاظ سے بھی قصر کا لزوم ی وجوب ثابت نہیں ہوتا۔ (النساء : ١٠١

ب) قصر کتنے میل یا کلومیٹر کے سفر پر کیا جاسکتا ہے حدیث میں اس کا کوئی باقاعدہ تعین نہیں۔ ۹ میل سے لے کر ۴۸ میل تک کے اقوال منقول ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام عرف میں سفر کی اصطلاحات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس لئے شارع علیہ السلام نے اس کی خاص حد مقرر نہیں کیا مثلاً آج کے دور میں بسا اوقات انسان ایک بڑے شہر کے اندر یوں چلتے پھرتے ۲۰۔۲۵ میل کا سفر طے کرلیتا ہے لیکن وہ شرعی اصطلاح میں مسافر نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک دیہات یا چھوٹے شہر سے ۹۔۱۰ میل کا سفر کرکے دوسری جگہ جانے والا بھی اپنے آپ کو مسافر خیال کرتا ہے تو دراصل یہ عرف اور احساس کا مسئلہ ہے۔ ہر مسلمان خود فیصلہ کرے کہ وہ کب اور کس صورت میں اپنے آپ کو مسافر خیال کرتا ہے۔ جیسا کہ بیماری کی صورت میں نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے لیکن شارعؑ نے یہاں بھی بیماری کی قسموں یا نماز کی حد کی تعین نہیں کیا کہ کون سی بیماری ہو یا کتنا بخار ہو تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔ بلکہ یہ بھی ہر انسان اپنے بارے میں خود فیصلہ کرے گا کہ اس وقت اس کی کیفیت اور احساس کیا ہے۔ یہی صورت سفر کے بارے میں ہے۔ اگر ۹ میل سفر میں کوئی شخص ذہنی طور پر اپنے آپ کو مسافر خیال کرتا ہے تو اسے قصر کی اجازت ہے اور اگر کوئی شخص ۳۰ میل میں بھی اپنے آپ کو مسافر خیال نہیں کرتا تو اسے قصر نہیں کرنا چاہئے۔ بہر حال قرآن وسنت میں اس کا واضح حد مقرر نہیں ہے۔

ج) ظہر' عصر اور عشاء کی نماز قصر ہوگی' فجر اور مغرب کی قصر نہیں ہے۔ سفر میں سنتیں معاف ہیں عشاء کے وتر اور فجر کی سنتیں پڑھ لے تو بہتر ہے بعض لوگ فرض تو قصر کرلیتے ہیں مگر سنتیں اور نوافل کی خوب پابندی) کرتے ہیں۔ اس سے بظاہر قصر کی غرض وغایت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ تخفیف اور رعایت جو دی گئی ہے اس سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔

د) قصر کی مدت کے بارے میں صحیح ترین روایت صحیح بخاری کی ہے۔)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب فتح مکہ ہوئی تو آپ ﷺ نے وہاں ۱۹ دن قیام کیا اور آپ دو رکعت نماز یعنی قصر پڑھتے رہے۔

لہٰذا اگر ٹھہرنے کی مدت معلوم ہے تو ۱۹ دن تک قصر کرسکتا ہے اس سے اوپر ہو تو پوری نماز پڑھے گا اور اگر قیام کی مدت معلوم نہ ہو اور شک میں ہو کہ کب تک ٹھہرے گا تو پھر جب تک ٹھہرے قصر کرسکتا ہے

ر) سفر میں نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ ظہر و عصر اور مغرب' عشاء ایک ساتھ پڑھی جاسکتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ) :

''رسول اکرم ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو بعض اوقات ظہر و عصر گھر پر ملا کر پڑھ لیتے اور اگر ظہر کا وقت نہ ہوتا تو پھر آپ چل پڑتے اور راستے میں جب عصر کا وقت شروع ہوجاتا تو دونوں کو ملا کر پڑھ لیتے۔ اس طرح اگر سورج گھر پر غروب ہوجاتا تو مغرب کے ساتھ عشاء بھی پڑھ لیتے اور اگر سورج گھر سے روانہ ہونے سے پہلے غروب نہ ہوتا تو پھر آپ عشاء کے وقت دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لیتے۔''

یہ وہ آسانیاں ہیں جو اس امت کے لئے عطا کی گئی ہیں ۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص222

محدث فتویٰ